Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۴ شعبان ۱۳۹۴ھ ۲۳ ظہور ۱۳۵۳ ہش ۲۳ اگست ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۹۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے کئی نام آنحضرت کے ایسے رکھے ہیں جو خاص اُس کی اپنی صفتیں ہیں

اِس طرح خدا تعالیٰ نے دُنیا پر آشکار کیا ہے کہ جملہ مخلوقات میں آپ ہی مظہر اتم الوہیت ہیں

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر اسراف کیا (یعنی ارتکاب کبائر کیا) تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو وہ تمہارے سب گناہ بخش دے گا۔ اب ظاہر ہے کہ بنی آدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو بندے نہیں ہیں بلکہ سب نبی و غیر نبی خدا تعالیٰ کے بندے ہیں لیکن چونکہ آنحضرت کو اپنے مولیٰ کریم سے قرب اتم۔۔۔ حاصل تھا سو یہ سخن بھی مقامِ جمع سے سرزد ہوا۔ اور مقامِ جمع قاب قوسین کا مقام ہے جس کی تفاصیل کُتب تصوف میں موجود ہے ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقام جمع کے لحاظ سے کئی نام آنحضرتؐ کے ایسے رکھ دیئے ہیں جو خاص اس کی صفتیں ہیں جیسا کہ آنحضرتؐ کا نام محمدؐ رکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہایت ہی تعریف کیا گیا سو یہ غایت درجہ کی تعریف حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی شان کے لائق ہے مگر ظلّی طور پر آنحضرتؐ کو دی گئی۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آنحضرتؐ کا نام نور جو دنیا کو روشن کرتا ہے اور رحمت جس نے عالم کو زوال سے بچایا ہوا ہے آیا ہے۔ اور رؤف اور رحیم جو خدا تعالیٰ کے نام ہیں ان ناموں سے بھی آنحضرتؐ پکارے گئے ہیں۔ اور کئی مقام قرآن شریف میں اشارات و تصریحاً سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں۔ اُن کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور اُن کا آنا خدا کا آنا ہے چنانچہ قرآن شریف میں اس بارے میں ایک یہ آیت بھی ہے قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی تھا۔ حق سے مراد اس جگہ اللہ جلّشانہٗ اور قرآن شریف اور آنحضرتؐ ہیں اور باطل سے مراد شیطان اور شیطان کا گروہ اور شیطانی تعلیمیں ہیں سو دیکھو اپنے نام میں خدا تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو کیونکر شامل کر لیا ہے اور آنحضرتؐ کا ظہور فرمانا خدا تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہوا ایسا جلالی ظہور جس سے شیطان مع اپنے تمام لشکروں کے بھاگ گیا اور اسکی تعلیمیں ذلیل اور حقیر ہو گئیں اور اسکے گروہ کو بڑی بھاری شکست آئی۔"

(تحفہ خاتم النبیینؐ صـ ۱۱۱، صـ ۱۱۲)

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۲ ماہِ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت، اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور کامیابی و کامرانی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ایثار کی حقیقی رُوح

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی ہے جو اپنے فائدہ کے لئے کوئی کام نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تمام کام کرتا ہے۔ وہ غنی ہے اور اِس بات سے بے نیاز ہے کہ اسے کوئی فائدہ ہو۔ وہ جو بھی کام کرتا ہے مخلوق کے لئے کرتا ہے۔ پس جس گھڑی بندہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کا فائدہ اس کی ذات کو نہیں پہنچتا بلکہ دوسروں کو پہنچتا ہے تو اس گھڑی میں وہ خدا نما آئینہ ہوتا ہے جس میں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آ رہا ہوتا ہے۔ اور یہ لازمی بات ہے کہ جو چیز ایک وقت انسان کے ساتھ وابستہ ہو گی وہ بعد میں بھی اپنا اثر دکھائے گی۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم جمعہ کے لئے آؤ تو اپنے کپڑوں کو خوشبو لگا کر آؤ۔ اب خوشبو لگانا ایک منٹ کا کام ہے مگر وہ خوشبو بعد میں بھی گھنٹہ دو گھنٹہ ایک دن دو دن بلکہ ہفتہ ہفتہ تک جیسی جیسی قیمتی خوشبو ہوتی ہے قائم رہتی ہے۔ بارش برستی ہے اور وہ محدود وقت میں برستی ہے مگر اس کی ٹھنڈک کا اثر دنوں چلا جاتا ہے۔ آگ جلتی ہے تو گو بعد میں بجھ بھی جاتی ہے مگر کمرے میں پھر بھی بہت دیر تک گرمی قائم رہتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی مومن خدا نما ہو جاتا ہے اور وہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس میں وہ اپنے فائدہ کو بالکل نظر انداز کر دیتا اور محض دوسروں کو فائدہ پہنچانا اپنا منتہیٰ قرار دے لیتا ہے تو اس وقت وہ خدا تعالیٰ کا مظہر ہو جاتا ہے۔ اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ عطر کا ایک چھینٹا جب کپڑوں پر پڑے تو کئی کئی دن تک انسانی دماغ کو معطر رکھے سورج چڑھے اور اس کے غروب ہونے کے بعد بھی زمین سے گرمی کی لپٹیں آتی رہیں، بارش برسے

(باقی صـ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ماہ ظہور ۱۳۵۳ھش

رحمت کو کھینچنے والی مقناطیسی کشش!

چونکہ اپنی کامیابی کے لئے خدائی جماعتوں کا تمام تر انحصار اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں پر ہوتا ہے اسلئے وہ بحیثیت مجموعی اور ان کا ہر فرد اپنی اپنی جگہ دعاؤں کو کمال تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتا۔ وہ خدائی حکم کے ماتحت حق کی اشاعت کے لئے مقدور بھر کوشش ضرور کرتی ہیں لیکن اپنی اس کوشش پر ہرگز بھی بھروسہ نہیں کرتیں۔ بھروسہ ان کا از اول تا آخر اپنے قادر و عزیز خدا پر ہی ہوتا ہے جس کے فضل اور تائید و نصرت کو وہ اپنی عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ جذب کرکے محیر العقول کامیابیوں سے ہمکنار ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعاؤں کی عظیم الشان تاثیر کو نہایت ہی وجد آفرین انداز میں واضح فرمانے کے بعد ہمیں تدابیر حسنہ اور مہیا شدہ اسباب سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ دعاؤں میں ہر دم اور ہر لحظہ مصروف رہنے کی نہایت پُرزور الفاظ میں تلقین فرمائی ہے چنانچہ حضور علیہ السلام پہلے تدبیر اور دعا کے باہمی تعلق اور ان دونوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دعا اور تدبیر انسانی طبیعت کے دو طبعی تقاضے ہیں کہ جو قدیم سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے دو حقیقی بھائیوں کی طرح انسانی فطرت کے خادم چلے آئے ہیں۔ اور تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے۔ اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمہ لازوال سے روشنی پاکر عمدہ تدبیریں میسّر آسکیں۔" (ایام الصلح صفحہ ۳)

جہاں آپ نے تدبیر سے پہلے اور تدبیر کے بعد دعا کرنے پر زور دیا تاکہ دعا کے نتیجہ میں بہتر تدبیر میسر آسکے اور پھر دعا ہی کے نتیجہ میں تدبیر مثمر ثمرات ہوسکے وہاں آپ نے بغیر تدبیر اور کوشش کے محض دعا پر ہی تکیہ کرنے سے منع فرمایا اور اس کی مضرت کو کھول کھول کر بیان کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا، وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد، اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۵)

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ تدبیر اور کوشش ضروری ہے اور اس کے بغیر دعا بے اثر رہتی ہے لیکن تدبیر اور دعا میں سے زیادہ اہمیت دعا ہی کو حاصل ہے کیونکہ ہر ممکن تدبیر اور کوشش بروئے کار لانے کے باوجود ایک مومن کا انحصار اول و آخر دعا ہی پر ہوتا ہے۔ اول دعا اس لئے ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اعلیٰ سے اعلیٰ تدبیر میسّر کرے اور آخر میں بھی دعا اس لئے ضروری ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ تدبیر اور کوشش کے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کرکے اسے مثمر ثمرات بنائے۔ اسی لئے ہر ممکن کوشش کرنے اور استعداد کی آخری حد تک جدو جہد جاری رکھنے کے باوجود مومنوں کا تمام تر انحصار دعا ہی پر ہوتا ہے اور وہ اس سے کسی وقت اور کسی حال میں بھی غافل نہیں ہوتے۔

پھر آپ نے مشکلات و مصائب دُور ہونے کے تعلق میں دعا کی اہمیت کو بھی بہت ہی روح پرور انداز میں واضح فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ دعا کو اس کے کمال تک پہنچانے کے نتیجہ میں اول تو مشکلات و مصائب دُور ہو کر انسان کو اس کی مراد مل جاتی ہے اور اگر خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت مصائب کے دَور کا جلد ختم ہونا مقدر نہ ہو تو خدا تعالیٰ دعا کے نتیجہ میں تسلی اور سکینت ضرور عنایت کر دیتا ہے اور دکھ اور مصیبت کے اوقات میں بھی مومنوں کو وہ روحانی لذت اور سرور مل رہا ہوتا ہے جس کے آگے بڑی سے بڑی مادی لذت بھی ہیچ ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام دعاؤں کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے اس عظیم الشان فضل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچا دے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے اور اگر بالفرض وہ مطلب اسکو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اسکو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا مرتا ہے ..... جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔" (ایام الصلح صفحہ ۸)

دعاؤں کی ان عظیم الشان برکات اور آب و آتش سے بڑھ کر تاثیرات کی وجہ سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متبعین کو یہ بشارت دی کہ اگر وہ دعا سے کسی وقت اور کسی حال میں بھی غافل نہیں ہونگے بلکہ دعا کو وہ اس طرح لازم پکڑ لیں گے کہ گویا دعا ہی ان کی زندگی ہے اور بغیر دعا کے وہ زندہ نہیں رہ سکتے تو خدا تعالیٰ انہیں اپنے عظیم الشان فضلوں سے نوازے گا اور بڑی بڑی فتحوں کا انہیں وارث بنائے گا۔ کوئی مشکل اور کوئی مصیبت بھی باقی نہیں رہے گی، ان کے لئے ہر طرف امن اور خوشحالی کا ہی دَور دَورہ ہوگا۔ چنانچہ آپ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے (اور آپ کے متبعین ہونے کی حیثیت میں ہم سب اس میں مخاطب ہیں) فرمایا:۔

"وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے، وہ فنا کرنے والی چیز ہے، وہ گداز کرنے والی آگ ہے، **وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے**، وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے، وہ ایک تند سَیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے، ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے، اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدائی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت رحیم و کریم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۶، ۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کی بلند شان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

(۲)

آپ کے صدق و صفا کی وجہ سے چمن اسلام میں رونق آگئی

آپ کے صدق و صفا کی وجہ سے اسلام کی یہ خزاں بہار سے بدل گئی۔ اجڑے ہوئے باغات پھر سبز ہوگئے سوکھی ٹہنیوں نے پھر پھول اور پتے نکال لئے درخت پھلوں سے لد گئے اور مومنوں کے دل فرحت و انبساط سے بھر گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"غور کرو کہ جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو مسلمانوں کی کیا حالت تھی۔ اسلام مصائب کی وجہ سے جلی ہوئی چیز کی مانند ہوگیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دوبارہ شان و شوکت سے نوازا۔ اسے گہرے کنوئیں سے باہر نکالا۔ جھوٹے مدعیان نبوت قتل کر دئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس خوف سے امن میں لے آیا جس کے مارے وہ مُردوں کی مانند ہو گئے تھے۔ مومن اس تکلیف کے دور ہونے پر مسرت و انبساط سے بھر گئے وہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو مبارک باد دیتے۔ ان کی تعریف کرتے اور حضرت باری تعالیٰ سے ان کے لئے خیر و برکت کی دعا کرتے اور آپ کی پوری طرح تکریم و تعظیم بجا لاتے انہوں نے آپ کی محبت کو اپنے نہاں خانہ دل میں داخل کر لیا وہ تمام امور میں آپ کی پیروی کرتے وہ آپ کے شکر گذار تھے انہوں نے اپنے دلوں کو خوب صاف کیا اور اپنی کشت ایمان کو سیراب کیا وہ محبت میں ترقی کر گئے انہوں نے آپ کی مقدور بھر اطاعت کی۔ وہ آپ کو نبیوں کی مانند مؤید و مبارک خیال کرتے تھے اور یہ سب کچھ آپ کے صدق کا کرشمہ اور اس گہرے یقین کا نتیجہ تھا جو آپ کو حاصل تھا۔"

آپ فرماتے ہیں۔

"آپ کے صدق و صفا کی وجہ سے چمن اسلام کی بہار و رونق لوٹ آئی۔ آفات و مصائب کے جھکڑوں کے بعد اس کی زینت عود کر آئی۔ گلشن اسلام میں طرح طرح کے پھول کھلنے لگے اور مرجھائی ہوئی شاخیں ازسر نو سرسبز ہو گئیں اس سے پہلے وہ ایسا جسد بے جان تھا جس پر نوحہ ہو چکا تھا اور وہ ایسا مجروح اور زخمی تھا جو پامال صدمات ہو چکا ہو اور ایسے مذبوح کی طرح تھا جسے کسی گڑھے میں پھینک دیا گیا ہو وہ درماندہ و پامال تھا اُسے مختلف قسم کے دکھ دئے گئے۔ وہ ان نباتات کی مانند تھا جسے باد سموم کے تیز اور تند جھونکوں نے جلا کر راکھ کر دیا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ان تمام مصائب سے نجات بخشی اور آفات سے اُسے چھڑوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے عجیب عجیب تائیدات سے نوازا یہاں تک کہ وہ بادشاہوں کا امام بن گیا گردنیں اس کے سامنے خم ہو گئیں بعد اس کے کہ اسے ریزہ ریزہ کر دیا گیا تھا۔ منافقوں کی زبانیں گنگ ہو گئیں مسلمانوں کے چہرے فرحت و مسرت سے دمکنے لگے اور ہر نفس اپنے رب کی حمد کرنے لگا۔ حضرت ابوبکرؓ کا شکر گذار ہوا۔ سوائے فاسقوں اور مرتدوں کی ایک حقیر تعداد کے کوئی آپ کی اطاعت سے باہر نہ رہا یہ سارا اجر اور یہ سارا انعام اس بندہ کو ملا جسے اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ بنا لیا وہ اس سے راضی ہو گیا اس نے اسے عافیت عطا کی اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔"

(ترجمہ از عربی) سرالخلافہ صفحہ ۲۷

آیت استخلاف کے صحیح مصداق آپ ہی تھے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ نہ صرف صحابہ کرامؓ میں شان و رتبہ میں سب سے بڑھ کر تھے بلکہ آیت استخلاف کے صحیح مصداق بھی آپ ہی تھے چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہؓ میں سے شان و مرتبہ میں بڑھے ہوئے تھے اور آپ بلا شک و ریب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے اور ان کے بارہ میں آیات استخلاف نازل ہوئی تھیں۔"

(ترجمہ از عربی) سرالخلافہ صفحہ ۱۸

"... آیۂ استخلاف، لوگوں کو بشارت دیتی ہے کہ ان کے لئے ان جور و ظلم کے دنوں کے بعد امن اور اطمینان کے دن آئیں گے اور اس کی مصداق خلافت صدیقؓ ہی ہے جیسا کہ اہل تحقیق سے مخفی نہیں۔"

(ترجمہ از عربی) سرالخلافہ صفحہ ۲۹

خلافت صدیق پر قرآنی دلائل

آپ کی خلافت کی حقانیت کا ثبوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"اب ہم ان آیات کریمہ اور دلائل عظیمہ کا ذکر کرتے ہیں جو خلافت صدیق رضی اللہ عنہ پر دال ہیں تاکہ ہم تحقیقی طور پر آپ کی صداقت کا ثبوت دیں کیونکہ شک و شبہ کا طریق عذاب کا ایک ٹکڑا ہے اور جس شخص نے شبہات کی پیروی کی اس نے اپنے نفس کو ہلاکت میں ڈال لیا۔ جھگڑے محض یقینیہ باتوں سے طے کئے جا سکتے ہیں پس تم میری بات سنو مجھ سے دوری اختیار نہ کرو اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صاحب بصیرت لوگوں میں سے بنائے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مبین (قرآن کریم) میں بیان فرماتا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔

(ترجمہ از تفسیر صغیر) اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو خلیفہ بنا دیگا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دیگا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہ بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اے مخاطب کبھی خیال نہ کر کہ کفار زمین میں ہمیں اپنی تدبیروں سے عاجز کر دیں گے اور ان کا ٹھکانا تو دوزخ ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔)

یہ وہ بات ہے جس کی ہمارے رب نے مومنوں کے لئے بشارت دی ہے اور خلفاء کی علامات بتائی ہیں جو کوئی خدا تعالیٰ کے مضمون تک دل سے حاضر پہنچتا ہے اور بے حیائی کے رستوں پر قدم نہیں مارتا اور نہ ہی حق پوشی کرنا چاہتا ہے اس کے لئے کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ اس دلیل کو قبول کرے اور تمام نامعقول عذروں کو چھوڑ کر صالحین کا رستہ اختیار کرے۔ ... اے عقل اور دانش رکھنے والو! یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے فضل و رحم سے بعض مومنوں کو خلیفہ بنا دیگا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ امن کی حالت پیدا کر دے گا۔ ہم حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے بعد کسی امر کو اس کا مکمل اور پورا مصداق نہیں پاتے۔"

(ترجمہ از عربی)

(سرالخلافہ صفحہ ۱۵)

"اے عقل و دانش والو! یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سے ان آیات میں وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے بعض مومنوں کو خلیفہ بنادے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ امن کی حالت پیدا کر دے گا اس امر کا مکمل اور پورا مصداق ہم خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہی پاتے ہیں۔" (ترجمہ از عربی)

(سرالخلافہ صفحہ ۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت اولیٰ اسلامیہ کیلئے آپکو کیوں چنا گیا

خلافت اولیٰ اسلامیہ کیلئے سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہی کو کیوں منتخب کیا گیا ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس راز سے پردہ اٹھاتے ہیں اور فرماتے ہیں ۔

" اگر تو سوال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سلسلۂ خلافت کی ابتداء کیلئے کیوں چنا اس میں خدا تعالیٰ کا کیا راز تھا تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ حضرت صدیقؓ اُس سے راضی ہیں اور وہ ان سے راضی ہے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قلب سلیم کے ساتھ اور ایسی قوم میں سے نکل کر اسلام لائے جو مسلمان نہیں ہوئی تھی اور اس زمانہ میں ایمان لائے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تھے اور ایک عظیم فساد برپا تھا ایمان لانے کے بعد حضرت صدیقؓ نے ہر قسم کی ذلت ۔ دوستوں اور قوم کی لعن وطعن کو دیکھا آپ کو خدائے رحمان کے رستہ میں دکھ دیا گیا اور آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وطن سے نکالا گیا ۔ آپ کے دشمنوں کی طرف سے بہت سے شدائد اور دوستوں کی لعن وملامت دیکھی ۔ آپ نے اپنے مال اور جان سے خدا تعالیٰ کی خاطر جہاد کیا اور آپ حقیر لوگوں کی طرح گذارہ کرنے لگے حالانکہ اس سے قبل آپ بہت معزز اور مالدار شخص تھے ۔ اللہ تعالیٰ کے رستہ میں آپ باہر نکالے گئے ۔ آپ کو تکلیف دی گئی ۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں آپ نے اپنے اموال کو اس طرح خرچ کیا کہ دولت وثروت کا مالک ہونے کے بعد فقیر ومسکین ہو گئے پس اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ آپ کو ان سخت دنوں کا بدلہ دے جو اس پر گذرے اور اس دولت کا بہتر بدلہ دے جو آپ کے ہاتھ سے جاتی رہی اور آپ کو ان چیزوں کا بدلہ دے جو آپ نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دیکھیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ۔ پس خدا تعالیٰ نے آپ کو خلیفہ بنایا ۔ آپ کے ذکر کو بلند کیا آپ کو اپنے فضل اور رحمت سے تسلی دی ۔ آپ کو عزت دی اور امیر المومنین بنایا ۔"

(ترجمہ از عربی) سر الخلافہ صـ [illegible]

" حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فطری طور پر مبدء فیضان اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ تھے اس لئے تمام لوگوں میں سے اس بات کے زیادہ حقدار تھے کہ ان میں نبوت کی صفات حلول پذیر ہوں اور اس بات کا زیادہ استحقاق رکھتے تھے کہ آپ حضرت خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ ہوں ۔ اپنے متبوع کے ساتھ متحد وموافق ہوں اور تمام اخلاقی عادات اور انفسی اور آفاقی تعلقات کو ترک کرنے میں آپ کے مظہر ہوں ۔ آپ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا کیا جانا تلواروں اور نیزوں کے ذریعہ بھی ممکن نہ ہو ۔ آپ اسی حالت میں قرار پائے رہیں اور مصائب خوف لعن وملامت وغیرہ میں سے کوئی چیز آپ کے استقلال میں جنبش پیدا نہ کرے آپ کی روح میں صدق وصفا ۔ ثبات اور اتقاء داخل ہوں ۔ چاہے سارا جہاں مرتد ہو جائے آپ کو اس کی کوئی پرواہ نہ ہو آپ کا قدم پیچھے نہ ہٹے بلکہ ہر آن آگے ہی آگے بڑھ رہا ہو ۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے بعد صدیقوں کا ذکر فرمایا ہے ۔ چنانچہ فرمایا ۔ اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۔

اس میں حضرت ابوبکرؓ کی طرف اشارہ ہے اور آپ کی فضیلت دوسروں پر بیان فرمائی گئی ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ میں سے اور کسی صحابی کا نام صدیق نہیں رکھا ۔ صرف آپ ہی کا نام صدیق رکھا ہے تا آپ کا مقام ظاہر ہو ۔ پس تدبر کرنے والوں کی طرح اس بات پر نظر دوڑا ۔

پھر اس آیت میں سالکوں کے لئے مراتب کمال اور ان کے اہل افراد کی طرف عظیم اشارہ ہے ہم نے جب اس آیت پر غور کیا اور فکر وتدبر نے ہمیں انتہاء تک پہنچا دیا تو یہ بات ہم پر منکشف ہوئی کہ یہ آیات کمالات صدیقؓ پر بڑی گواہ ہیں اور اس میں ایک گہرا راز ہے جو ہر اس شخص پر منکشف ہو سکتا ہے جو تحقیق کی طرف مائل ہو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کا نام صدیق رکھا اور جس طرح کسی عقلمند پر یہ بات مخفی نہیں کہ قرآن کریم نے صدیقوں کو انبیاء کے ساتھ ملایا اور ہم کسی اور صحابی پر اس لقب اور خطاب کا اطلاق نہیں پاتے ۔ پس حضرت صدیق امینؓ کی فضیلت ثابت ہے کہ آپ کا نام انبیاء کے بعد مذکور ہوا "

(ترجمہ از عربی ۔ سر الخلافہ صـ [illegible])

" ایک ابوبکرؓ ہی کو دیکھو جس نے سب سے پہلے ذلت قبول کی اور سب سے پہلے تخت نشین ہوا "

(البدر [illegible])

(باقی)

محترم حکیم سید عبدالہادی صاحب بہاری وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

والد صاحب محترم حکیم سید عبدالہادی صاحب بہاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸۵ سال عمر پاکر مورخہ ۱۸ [illegible] بجے صبح اپنے مولا حقیقی سے جا ملے ۔

مکرم والد صاحب مرحوم ۱۹۰۲ء میں تحریری بیعت کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ۔ جماعت سے وابستگی تو تقریباً ۱۸۹۸ء سے ہی تھی ۔ خاکسار کے تایا مکرم حکیم مولانا سید عبدالحی صاحب مرحوم نے ۱۸۹۸ء میں بیعت کا خط لکھا تھا ۔ ان کا نام الحکم ۱۸۹۹ء یا ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا ۔

والد صاحب مرحوم عموماً اپنے بڑے بھائی سید عبدالحی صاحب کے پاس ہی رہا کرتے تھے اور ان سے علم طب حاصل کرتے تھے ان کی سرپرستی کی وجہ سے ان کے ساتھ ہی جماعت میں شامل ہو گئے لیکن عملی طور پر ۱۹۰۹ء میں بیعت کا خط لکھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب سورج چاند کو گرہن لگا (میں اس وقت دس گیارہ سال کا تھا) تو میرے دادا نے کہنا شروع کیا امام مہدی پیدا ہو گیا ہے اور یہ میرا بچہ ان کی جماعت میں شامل ہوگا ۔

تایا مرحوم (وفات ۱۹۱۸ء تقریباً) کی وفات کے بعد خاندان بھر میں اکیلے ہی احمدی تھے خاکسار کے دادا (وفات ۱۹۳۲ء) اور چچا (۱۹۶۵ء) کے علاوہ دوسرے قریبی رشتہ داروں سے ہمیشہ بحث ومباحثہ ہوتا رہتا والد صاحب رشتہ داروں کی مخالفت سے کبھی بددل نہیں ہوئے اور ہمیشہ احمدیت پر صدق دل سے قائم رہے گھر میں ہی اپنے تمام بچوں کو اکٹھا کر کے نماز جمعہ و عید پڑھتے ۔ چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھ کر ہمیں یاد کراتے جس میں یہ ذکر ہوتا کہ میں بڑا ہو کر خادم احمدیت بنوں گا اور سورج چاند اور ستاروں کی مانند چمکوں گا غالباً اسی سبب سے ہم بھائیوں کے نام شمس الحق قمر الحق اور نجم الحق رکھے ۔

والد صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق بلکہ ایک جنون تھا ہندوؤں اور مسلمانوں سے اکثر بحث ہوتی رہتی ایک چھوٹی سی کتاب بھی مناظرہ کے رنگ میں اس سلسلہ میں لکھی تھی ۔ جسے چھپوا نہ سکے ۔ بے شمار نظمیں تبلیغی رنگ کی کہیں ۔ جن میں کچھ الفضل ۔ فرقان ۔ تشحیذ الاذہان ۔ خالد ۔ تحریک جدید وغیرہ میں شائع ہوئیں ۔

۱۹۳۲ء میں ہم دونوں بھائیوں کو قادیان مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا اس وقت ہم دونوں کی عمر ۱۰۔۱۲ سال سے زائد نہ تھی لیکن مرکز احمدیت میں رہ کر صحیح تعلیم وتربیت حاصل کرنے کی غرض سے ہماری کم سنی کا خیال نہ کرتے ہوئے اتنی دور اپنے سے جدا کر کے مرکز روانہ کر دیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں برابر دعا کی غرض سے خطوط لکھتے رہتے ۔ یہ سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی جاری رکھا ۔ دیگر بزرگان سلسلہ سے بھی خط وکتابت رہتی ۔ حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ سے اکثر خط وکتابت تھی ۔

حضرت میر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر پر مجھے اور میرے چھوٹے بھائی قمر الحق کو قادیان ان کی خدمت میں بھیج دیا جب [illegible] میں قادیان تشریف لائے تو دیگر بزرگان سلسلہ سے ذاتی تعلقات پیدا کئے اور اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے ۔ ربوہ میں بھی ان کا یہی معمول تھا روزانہ کسی نہ کسی بزرگ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتے کمزوری کے باوجود گرمی سردی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان بزرگان کے پاس حاضر رہتے میں اکثر شدت گرما سے ڈراتا تھا لیکن وہ مسکرا کر خاموش ہو جاتے ۔ اور اپنے معمول میں فرق نہ آنے دیا ۔

اللہ تعالیٰ نے جوان ہمت دل دیا تھا مصیبت اور پریشانی سے بالکل نہیں گھبراتے تھے اور ہمیشہ خوش وخرم رہا کرتے تھے بہت ہی خوش مزاج خوش طبع اور بذلہ سنج تھے چھوٹے بڑے سب ان کی باتیں سن کر مسکرا اٹھتے

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچوں سے ایک خاص لگاؤ رہا ۔ محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کے بچوں کو پڑھانے کی وجہ سے یہ تعلقات دن بدن بڑھتے ہی گئے ملک صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں نے بھی اپنے خاندان کے ایک فرد کی طرح ان کے ساتھ سلوک کیا۔ جب کسی بات پر گھر سے ناراض ہوتے۔ ملک صاحب مرحوم کے گھر چلے جاتے۔ اور وہاں قیام پذیر ہو جاتے۔ ملک صاحب مرحوم کے بچوں کو بھی آپ سے اس قدر محبت ہو گئی تھی کہ اکثر عزیز فاروق وغیرہ ضد کر کے ربوہ سے ملتان لے جاتے اور آپ وہاں کئی کئی ماہ ٹھہرتے۔

محترم میر داؤد احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک خاص پیار و لگاؤ تھا۔ حضرت میر صاحب مرحوم نے بھی پیار کا جواب پیار سے دیا اور ہر طرح سے آپ کا خیال رکھا۔ محترم میر صاحب کی وفات پر آپ بہت غمزدہ ہوئے۔ اکثر میر صاحب مرحوم کی قبر پر دعا کی خاطر بہشتی مقبرہ تشریف لے جاتے۔ جب خصوصیت سے سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرتے تو وہاں میر صاحب مرحوم، ان کے اہل و عیال، محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم اور ان کے اہل و عیال اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم اور ان کے اہل و عیال اور محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب و محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ضرور شامل کرتے۔

محترم والد صاحب کی وفات کی خبر ملتے ہی محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کے صاحبزادگان عزیز ملک فاروق احمد خالد اور زبیر تینوں اپنی والدہ ماجدہ کے ہمراہ حاضر ہو گئے اور تجہیز و تکفین کا کام اپنے ہاتھ لے لیا اور پوری طرح ہاتھ بٹایا۔ محترم میر محمود احمد صاحب مصروفیت کے باوجود تعاون کرتے رہے اللہ تعالےٰ ان سب کو بہت بہت جزاء خیر دے۔ اللّٰھم آمین۔

والد صاحب مرحوم کا جنازہ ۴½ بجے شام گھر سے اٹھایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مصروفیت اور شدت گرمی کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے اور ان تمام احباب کو جزاء خیر دے جو تعزیت کے لئے تشریف لائے اور ہمدردی اور غمخواری کا اظہار کیا۔

سید شمس الحق شاہد واقف زندگی معاون مفتی ربوہ

خدا تعالیٰ سے سچا تعلق قائم کرنے کا ذریعہ — نماز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

" اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں "۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۶۳)

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مرض اٹھرا

اور دیگر امراض کے ماہر

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں کی خدمت کرنے والے

قدیمی ❊ اوّلین ❊ شہرۂ آفاق

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ❊ ربوہ ❊ ٹنڈو محمد خان

دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام گولبازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔ فون نمبر ۶۳۸

واقفین زندگی طلباء کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

(۱) امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز مورخہ یکم ستمبر مطابق یکم تبوک بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح ہوگا جس کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل واقفین زندگی طلباء مقررہ وقت پر دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں۔ اگر ان میں سے کسی کی تعلیم میٹرک سے کم ہے تو انہیں انٹرویو کے لئے آنے کی ضرورت نہیں صرف دفتر ہذا کو اطلاع دے دیں۔

(۲) ان کے علاوہ ایسے نوجوان جنہوں نے زندگی وقف کی ہوتی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور ان کی تعلیم میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے ہے اور وہ جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت اسلام کے خواہشمند ہیں اگر ان کا نام اس فہرست میں شامل نہیں تو وہ بھی فوری طور پر دفتر وکالت دیوان کو اطلاع دیں اور وقت مقررہ پر انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔

(۳) جن طلباء نے امسال میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے۔ ایم اے کا کوئی امتحان تو دیا ہے لیکن ابھی تک نتیجہ نہیں نکلا یا کمپارٹمنٹ آئی ہے یا عنقریب امتحان دینگے اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ بھی دکالت دیوان کو اطلاع دیں تا آئندہ انٹرویو کی تاریخ مقرر کر کے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

۱۔ مجید احمد صاحب۔ ابن فتح محمد خان صاحب محلہ ستارپورہ کھاریاں ضلع گجرات۔
۲۔ اخلاق احمد صاحب انجم ابن چوہدری عنایت علی صاحب محلہ احمد یال " "
۳۔ محمود احمد صاحب ابن ایم منظور احمد صاحب کھوکھر گلیانہ روڈ " "
۴۔ مظفر احمد صاحب ابن چوہدری شہباز خان صاحب باجوہ محلہ مہدوال چونڈہ ضلع سیالکوٹ
۵۔ داؤد احمد صاحب ابن قریشی عبدالرزاق صاحب ساکن دولت پور ضلع سیالکوٹ۔
۶۔ مسعود احمد صاحب ابن چوہدری محمد حسین صاحب۔ فرید ٹاؤن ساہیوال۔
۷۔ انوار احمد صاحب انوار ابن چوہدری محمد طفیل صاحب چک ۱۲۸ / 9.L ضلع ساہیوال
۸۔ افتخار احمد صاحب چیمہ C/O جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری ضلع تھرپارکر۔
۹۔ ناصر احمد صاحب ابن چوہدری فیض احمد صاحب نصرت آباد اسٹیٹ "
۱۰۔ مبارک احمد صاحب ابن سلطان احمد صاحب گوندل آف گوٹھ گوندل ضلع حیدرآباد
C/O نذر محمد کلاتھ مرچنٹ میرپور خاص
۱۱۔ ظفر احمد صاحب ناصر ابن محمد خان صاحب سکنہ ہجکہ ضلع سرگودھا
۱۲۔ ظفر عباس صاحب ابن چوہدری عبدالکریم صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ
۱۳۔ محمد الیاس صاحب منیر ابن مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر کوارٹرز تحریک جدید ربوہ
۱۴۔ منیر احمد صاحب جاوید ابن صوفی نذیر احمد صاحب دار الرحمت شرقی ب ربوہ
۱۵۔ مشتاق احمد صاحب محمود ابن چوہدری محمد ابراہیم صاحب سکنہ گرمولا چک ۱۶۹ / R.B ضلع شیخوپورہ
۱۶۔ برادر اصغر ناصر احمد صاحب بلہی۔ غلہ منڈی ہارون آباد۔ ضلع بہاولنگر

درخواست دعا

میرے ماموں جلال محمود چوہان کراچی میں ایک حادثہ سے سخت زخمی اور علیل ہو گئے ہیں اور جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعائے خاص کی درخواست ہے۔

طارق احمد بٹ ۴/۹۵۷ لیاقت آباد۔ کراچی نمبر ۱۹

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز
فون ۶۴۵
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

لیکن اس اصل کو کبھی فراموش نہ ہونے دو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہوتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۶۹ء میں کامیابی کی حقیقی راہ کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

"ادب کا طریق اور عاجزی کی راہ یہی ہے کہ ہم اس کی عطا کردہ قوتوں یا صلاحیتوں یا دوسرے مادی اسباب اور روحانی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں لیکن ان کو بُت بھی نہ بنائیں۔ یہ سمجھنا تو حماقت ہے کہ کوئی شخص اپنی قوت اپنی قابلیت یا اپنی عقل و فراست یا اپنے فکر و تدبر کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ ساری چیزیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو روحانی نعمتیں بخشی ہیں ان کے صحیح استعمال کے باوجود ہم روحانی رفعتیں حاصل نہیں کر سکتے جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو کیونکہ روحانی رفعتیں یا روحانی بلندیاں جن ستونوں کے سہاروں پر کھڑی ہیں وہ انسان کے بنائے ہوئے ستون اور سہارے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے ستون اور سہارے ہیں۔ ان سہاروں کے بغیر انسان رفعتوں اور بلندیوں پر کھڑا رہ ہی نہیں سکتا۔ جو شخص اپنے آپ کو بڑا بلند سمجھنے لگتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کا سہارا نہیں لیتا وہ بلندیوں سے گرتا ہے اور اس کے پرخچے اُڑ جاتے ہیں اور اس کا درختِ وجود ذرّہ ذرّہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ جس طرح افریقہ کا جنگلی بھینسا جب غصے میں کسی انسان کو اپنے پاؤں تلے روندتا ہے تو بتانے والے بتاتے ہیں کہ انسانی جسم کے ذرّوں کو ڈھونڈنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کی ایک ادنیٰ مخلوق ہے مگر جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جائے اس کے جسم کے کروڑویں حصّہ کا بھی کہیں پتہ نہیں لگ سکتا۔ پس ان بُرائیوں سے بچتے رہنا چاہیئے لیکن یہ نہیں کہ ہم خداداد قوتوں اور صلاحیتوں کو نظر انداز کر دیں اور کوئی کوشش نہ کریں، کسی تدبیر کو عمل میں نہ لائیں مگر دعا یہ ہو اللہ تعالیٰ سے کہ یہ ہو جائے اور وہ ہو جائے۔ ایسی دعا ہرگز قبول نہیں ہو سکتی۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ جیسے ایک زمیندار اپنے کھیت میں گندم کا بیج نہ ڈالے اور چھ مہینے تک یہ دعا کرتا رہے کہ اے خدا! مجھے اس کھیت سے بہت سا رزق عطا فرما۔ اگر کسی کے کھیت سے چالیس من گندم نکلا کرتی ہے تو میرے کھیت سے سو من نکلے لیکن اس نے گندم کا ایک دانہ بھی نہیں بویا ہوتا۔ اگر وہ ان چھ ماہ کے دوران ہر رات خدا کے حضور دعائیں کرتا رہے تب بھی اس کی دعا قبول نہیں ہوگی اس لئے کہ اسے خدا تعالیٰ نے جو قوت عطا کی تھی اور اس مقصد کے حصول کے لئے جو سامان اور ذرائع پیدا کئے گئے تھے ان کی اس نے قدر نہیں کی اور ان کے استعمال کرنے کو نظر انداز کر دیا لیکن دوسری طرف ایک وہ شخص ہے جو اپنے کھیت میں وقت پر گندم کا بیج بوتا ہے اور بڑی محنت سے اس کی دیکھ بھال بھی کرتا رہتا ہے اور پھر ساتھ ہی دعا بھی کرتا رہتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس کی دعا قبول ہو کیونکہ خدا تعالیٰ تو مالک بھی ہے وہ تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ ہمارا خادم تو نہیں ہے کہ ہم جو بھی اس سے کہیں وہ اسے فوراً مان لے اگر وہ کوئی دعا قبول کرتا ہے تو یہ اس کا احسان ہے، یہ اس کا فضل ہے، ہمارا کوئی حق نہیں بنتا کہ وہ ضرور ہماری دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس دُنیا میں اِسی قسم کے نظارے بھی دکھاتا رہتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے پورا فائدہ بھی اٹھاتا ہے۔ اپنے ذرائع کو کماحقہٗ استعمال بھی کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں بھی لگا رہتا ہے۔ بایں ہمہ اس کی کوشش بے سُود، اس کی تدبیر بے کار اور اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اور یہ واقعات ہمارے لئے عبرت کے اسباق کے طور پر رُونما ہوتے ہیں اور اس کے بعد بھی کسی کی رُوحانی اور جسمانی آنکھ نہ کھلے تو ایسے شخص سے بڑھ کر بدبخت کون ہو سکتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف جُھکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دیتا ہے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کے نتیجہ میں ان کی تنگی کو دُور کر دے گا کیونکہ خدا بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اِس واقعہ سے لوگوں کو یہ سبق دینا مقصود تھا کہ تدبیر کو انتہا تک پہنچانے کے بعد بھی جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میں محض اپنی تدبیر کے ذریعہ نیک نتیجہ پیدا کر لوں گا وہ بڑا ہی احمق اور غلطی خوردہ ہے۔ نیک نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے اور اس کے بارے میں آگے آئے دن مختلف نظارے ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔"

(الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۷۱ء ص۱)

ضروری اعلان

طلبہ طبیہ کالج ربوہ کے طلباء مطلع رہیں کہ کالج موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء بروز منگل صبح آٹھ بجے کھلے گا، انشاء اللہ۔ تمام طلباء بروقت کالج حاضر ہو جائیں۔

(پرنسپل طبیہ کالج، ربوہ)

ایثار کی حقیقی رُوح

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور اس کے کئی کئی دن بعد بھی ٹھنڈک محسوس ہوتی رہے مگر خدا کسی جسم میں آئے اور اس کا اثر کام کے ختم ہوتے ہی غائب ہو جائے۔ اگر تم ایک منٹ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتے ہو تو یقیناً اس کے گھنٹوں بعد کی تمہاری حالت بھی خدا نما ہوگی۔ اور تم ایک منٹ میں جو کام کرو گے اس کے بدلہ کئی گھنٹوں کے لئے خدا تعالیٰ کے مظہر بن جاؤ گے۔ اور اگر تم اس ایک منٹ کو ترقی دیتے چلے جاؤ تو پھر تم چوبیس گھنٹے ہی خدا تعالیٰ کے مظہر بن سکتے ہو۔"

(مشعل راہ ص۶۲، ۶۳)

اعلان داخلہ طبیہ کالج ربوہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ائر تا فورتھ ائر کا داخلہ ۲۰ اگست ۱۹۷۲ء سے شروع ہو چکا ہے۔ انٹرویو ۹ بجے سے گیارہ بجے تک روزانہ۔

معیار داخلہ: میٹرک یا ایف۔ اے پاس

لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل طبیہ کالج ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ بنام مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ارسال کریں۔

(مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴